REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۲ تبوک ۱۳۳۸ ھش | ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۶

قومی خدمت کیلئے مسلسل تندہی اور پورے ایثار سے کام کریں

قائداعظم کے یوم وفات پر صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں کا پیغام

کراچی ۱۱ ستمبر۔ قائداعظم کے گیارہویں یوم وفات پر صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے اپنے پیغام میں اہل پاکستان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ قومی خدمت کے لئے مسلسل تندہی اور پورے ایثار سے کام کریں۔ تاکہ پاکستانی قوم کو عظمت کی اس بلندی تک پہنچایا جا سکے۔ جس کے قائداعظم متمنی تھے۔

صدر ایوب نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ ہم آج بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ ہم نے گیارہ سال قبل ان کی رحلت کا صدمہ اٹھایا تھا۔ لیکن ہمارے دلوں میں ان کی یاد بدستور قائم اور ہمارے حوصلے بلند کرنے کا موجب ہے۔ قائداعظم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ ہم نے پاکستان کی جنگ آزادی جیت لی ہے۔ لیکن اس آزادی کے تحفظ اور پاکستان کو مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنے کی جدوجہد ابھی تک جاری ہے۔ اگر ہم ایک عظیم قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو اس جدوجہد کو ہمیں کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہوگا۔ اس لئے آیئے ہم آج پھر یہ عہد کریں کہ ہم اپنی قوم کی خدمت کے لئے مسلسل اور بے لوث کام کریں گے۔ اور اسے اسی بلندی تک پہنچائیں گے۔ جس کے قائداعظم متمنی تھے صرف اسی صورت میں ہم اپنے آپ کو بانئ پاکستان کے عظیم ورثہ کے اہل ثابت کر سکیں گے ؛

آکسفورڈ ڈکشنری ضبط کر لی گئی

کراچی ۱۱ ستمبر۔ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر مسٹر شیر افضل نے کنسائز آکسفورڈ ڈکشنری کے چوتھے نظرثانی شدہ ایڈیشن کو ممنوع قرار دے کر یہ حکم دیا ہے۔ کہ ملک بھر میں اس ڈکشنری کی ساری جلدیں ضبط کر لی جائیں۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس حکم کا اطلاق سارے ملک میں ہوگا۔ اس ایڈیشن میں پاکستان کو ہندوستان کا حصہ ظاہر کیا گیا تھا ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

آج صبح ٹانگ میں درد کی تکلیف زیادہ ہے جس کی وجہ سے بے چینی رہی ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ نیز بائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف بھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ آج صبح ٹانگ میں درد کی شکایت زیادہ ہے جس کے باعث بے چینی ہے ؛

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح، ربوہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء

کمیونسٹ چین کا طرز عمل سخت تر ہوتا جا رہا ہے

بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۱ ستمبر کل پنڈت نہرو نے راجیہ سبھا میں کہا کہ بھارت کے مقابلے پر چین کا طرز عمل روز بروز سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔ تبت کے واقعات نے چین کو بھارت سے ناراض کر دیا ہے۔ اور انہی کی وجہ سے چین کی تلخی بڑھ گئی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ ہو سکتا ہے کہ دلائی لامہ سے بعض غلطیاں سرزد ہوئی ہوں آپ نے کہا میں نے دلائی لامہ سے کہہ دیا تھا کہ اقوام متحدہ میں تبت کا معاملہ پیش کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ملک کو مغرب اور مشرق کی دھڑے بندیوں سے بالکل الگ رکھا جائے۔ چین کے موجودہ اقدامات اس پالیسی پر اثر انداز نہیں ہو سکے۔ اگر چین اور بھارت جیسے ممالک چند پہاڑی چوٹیوں کے لئے ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیں۔ تو ان کی بہت بڑی حماقت ہوگی۔ میں ہمیشہ پُرامن مصالحت کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں ملکوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

پاکستان کیلئے ساڑھے سترہ لاکھ ڈالر قرض

ڈھاکہ ۱۱ ستمبر۔ عنقریب ڈھاکہ میں حکومت پاکستان اور امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ کے درمیان ایک معاہدہ ہو جائے گا جس کے مطابق پاکستان کو مشرقی پاکستان کے دریائی حمل و نقل کو ترقی دینے کے لئے ساڑھے سترہ لاکھ ڈالر کا قرضہ ملے گا۔ جو ۸۴ لاکھ روپیہ کے برابر ہوتے ہیں۔ اس رقم سے دریائی نقل و حمل کے لئے اچھی قسم کی کشتیاں حفاظت کا سامان بنانے کی کشتیاں اور دوسری ضروری مشینری خریدی جائے گی۔ اندازہ یہ ہے کہ اس منصوبے پر ایک کروڑ اٹھارہ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ جس کے لئے ساڑھے باون لاکھ روپے کا زرمبادلہ درکار ہوگا۔ یہ منصوبہ دو سال تک پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ پاکستان کی اقتصادی کونسل گزشتہ جولائی کے اجلاس میں اس کی منظوری دے چکی ہے۔ زرمبادلہ کا بڑا حصہ قرض لے کر پورا کیا جائے گا تاجہاز اور کشتیاں دن رات چل سکیں ؛

وزیر خارجہ پاکستان انقرہ سے لنڈن روانہ ہو گئے

انقرہ ۱۱ ستمبر۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان انقرہ سے عازم لنڈن ہو گئے۔ جہاں وہ تین دن تک قیام کریں گے ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء

خدمت اسلام

(۳)

یہی چیز ہے جو بعض قوموں کے دینی ارتقاء کے راستہ میں روک بن جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ عموماً مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ اور باہم چپقلش رونما ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے بعض لوگ سرے سے مذہب ہی کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یورپ میں ازمنہ وسطیٰ میں مذہب کے خلاف بیزاری پیدا ہوئی۔ وہ خود ہی لوگوں کی بے پروائی کا نتیجہ تھا۔ اس زمانہ میں مذہب کو سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا تھا۔ اور سب کو اپنی طرز پر سوچنے اور عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا تھا۔ اور طاقت سے ایسا کیا جاتا تھا۔ بعض بھولے بھالے مذہبی لوگ اس کو فرض سمجھتے تھے۔ کہ دوسروں کو بالجبر راہ راست پر لانا ان کا فرض ہے۔ اور راہ راست وہ ہوتا تھا۔ جس کو وہ خود راہ راست سمجھتے تھے۔ اسی طرح بالمقابل فریق بعینہٖ عمل کرتا تھا۔ جس کا نتیجہ وہ بے پناہ فتنہ و فساد تھا۔ جو اس دور میں یورپ میں برپا ہوا۔ ہزاروں ہزار مختلف فرقوں کے لوگ ایک دوسرے کی شمشیر تعصب سے کاٹ ڈالے گئے۔ پھانسی پر چڑھا دیئے گئے۔ بالمقابل مظلوم فریق بھی چونکہ اپنے عقائد پر پورا پورا یقین رکھتا تھا۔ اس لئے وہ خوشی خوشی موت قبول کرتے اور اپنے ہمجولیوں کے دلوں پر اپنی شہادت کا ایک گہرا نقش چھوڑ جاتے۔

ان قربانیوں اور ظلم و ستم کے علی الرغم اپنے عقائد پر خوشی خوشی نچھاور ہو جانے سے ایک حقیقت لازماً واضح ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ کوئی انسان اپنے مذہبی عقائد کو جن پر اس کو پورا پورا یقین ہو چکا ہو۔ حتی الوسع چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس کے صرف دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں۔ کہ جس پر ظلم کیا جاتا ہے۔ وہ یا تو بزدلی کی وجہ سے منافقت اختیار کر لیتا ہے۔ اور یا دلیری سے اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ سوچنے والے طبقہ پر اس کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ مذہب ہی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ عیسائی فرقوں کی باہمی آویزش کا یورپ میں یہی اثر ہوا۔ اور سمجھدار طبقے نے سیاست کو مذہب سے الگ کر دیا اور سیکولرزم کی بنیاد ڈالی۔

چونکہ متداول عیسائیت کے پاس مختلف فرقوں کو متوازن حدود کے اندر رکھنے کے لئے کوئی عملی اصول نہیں تھا۔ اس لئے براعظم یورپ میں امن کی فضا قائم کرنے کے لئے سیکولرزم کو اختیار کرنا پڑا۔ یہ دراصل اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کا اعتراف تھا۔ جو اسلامی درسگاہوں سے حاصل کیا گیا۔ لیکن چونکہ عوام اسلام کے متعلق پادریوں کے پھیلائے ہوئے زہر کے زیر اثر تھے۔ اسلام ان میں راہ نہ پا سکا۔ اور دانایان یورپ نے نت نئے فسادات سے جو مذہب کے نام پر برپا ہو رہے تھے نجات پانے کے لئے سرے سے مذہب کو ہی سیاست سے نکال باہر کیا۔

اگرچہ مسلمان اقوام نے بھی بڑی حد تک اسلام کے محولہ بالا باہمی رواداری کے اصول کو نظر انداز کئے رکھا ہے۔ تاہم وہ اس اصول کے عملی پہلو کا کسی نہ کسی طریق سے اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائی اور یہودی بھی اپنے ہم مذہبوں کے زیر اقتدار رہنے کی نسبت اسلامی اقتدار کو پسند کرتے رہے ہیں۔ تاریخ اسلام میں اس کی بے شمار مثالیں مل سکتی ہیں۔

آج مسلمان اقوام کو بین الفرق اس اصول پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ جیسا کہ نظر آ رہا ہے۔ یہاں بھی سیکولرزم کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اور اس کا نتیجہ لازماً وہی ہوگا۔ بلکہ ہو رہا ہے۔ جو یورپ میں ہوا۔ اور جس طرح یورپ کا سمجھدار طبقہ آج مذہب سے بیزار ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں الحاد اور دہریت فروغ پا رہی ہے اسی طرح یہاں بھی اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی فرقے اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین پر عامل ہو جائیں۔ اور باہمی تنازعات کی بجائے نہایت رواداری کے طریقہ سے اپنے اپنے خیالات کے مطابق خود بھی عمل کریں۔ اور دوسروں تک انہیں پہنچانے میں اعلیٰ روحانی روح سے کام لیں۔ اور بجائے ہٹ دھرمی اور تعصب کے فراخانہ انداز سے حقیقت اور سچائی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے سب سے پہلا اصول جس پر عمل کرنا لازمی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دوسرے فرقوں اور خیالات پر تنقید کرتے وقت پہلے اس بات کا یقین کر لیں۔ کہ وہ فریق مقابل کے صحیح موقف کو سمجھتے ہیں اس کا ایک پہلو یہ ہے۔ کہ جو فریق اپنے عقائد کی کوئی تشریح کرے۔ اور اس کو درست مان لیا جائے۔ اور اس بات پر اصرار نہ کیا جائے۔ کہ اس کا کوئی دیگر مطلب ہے۔

تمام فرقہ وارانہ تنازعات کا جائزہ لیا جائے۔ تو باہمی چپقلش کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ یہ نظر آئے گی کہ ایک فریق جو اپنے معتقدات کی تشریح کرتا ہے اس کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اپنی تشریح پر اصرار کیا جاتا ہے۔ یہ طریق نہ صرف یہ کہ باہمی غیر ضروری خراش پیدا کرتا ہے بلکہ

. . . .

بلکہ اس سے مذہب کا حقیقی مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور "صداقت" معلوم نہیں ہو سکتی۔ اگر تمام مذہبی لوگوں کے پیش نظر "صداقت" معلوم کرنا ہو۔ تو آج ہی تمام مذہبی تنازعات ختم ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جب انسان کے پیش نظر صرف "صداقت" معلوم کرنا ہو۔ اور وہ عقائد کی چھان بین محض اسی غرض سے کرے۔ تو باہمی تنازعات پیدا ہونے کے لئے کوئی ذریعہ ہی نہیں رہتا، اور اگر مذہب کا مقصد دنیا کے سامنے "صداقت" پیش کرنا ہے۔ تو صحیح مذہبی انسان اپنے معتقدات کو بالجبر دوسروں پر ٹھونسنا پسند ہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دراصل یہ بات مذہب کی توہین ہے۔ کہ اس کے اصول کسی سے بالجبر منوائے جائیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے امن کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ اور فتنہ و فساد کو قتل سے بھی اشد قرار دیا ہے۔ کیونکہ بغیر پوری طرح غور و خوض کے پرانے عقیدوں کو عام طور پر انسان نہیں چھوڑتا۔ اور اس کے دل میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر جبر استعمال کیا جائے۔ تو ضد اور اصرار پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام ایسی فضا پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جس میں عقائد پر ذرا سا بھی بیرونی جبر قائم نہ رہے۔

محسن ہے مہرباں ہے تو اور خدا میرا

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

یارب یہ ذرّہ ذرّہ ہو تجھ پہ فدا میرا — محسن ہے مہرباں ہے تو اور خدا میرا

تیرے لئے ہو میری زبان تشکرات — تیرے لئے ہو نغمۂ حمد و ثنا میرا

میں کچھ نہ تھا نہ تھا میرا نام و نشان کچھ — تجھ سے ہی یہ وجود عدم سے ہوا میرا

ذراتِ خلق سے ہے تناسب کیا عطا — ہر لحظہ تربیت سے فنا ہے بقا میرا

اسماء خلق مظہرِ اسماء فیض ہیں — سارا جہان فیض سے خادم بنا میرا

کیا نورِ معرفت ہے کہ اسرار کھل گئے — ہر ذرّہ سوئے مہر ہوا رہنما میرا

ساحل کے ہے بغیر وہ اک بحرِ بیکراں — یعنی نہیں محاط وہ بے انتہا میرا

ممکن سے بھی مراد ہے احسان و حسن ہی — ممکن، وجوب سے ہی تماشہ بنا میرا

ہر ممکن و جوب ہے اسرار کا جہاں — عرفانِ سرِ قدس ہوا انتہا میرا

ہر رازدارِ بارگہ قدس و معرفت — جز ہست پے نہ پا سکا وہ ہمنوا میرا

بے فیضِ وحی حق ہے یہ منزل بہت ہی دور — جز قول و فعل مل نہ سکے دلربا میرا

اک حزبِ انبیاء و رسل ہے جہان میں — جس کے ذریعہ سے ملے بیشک خدا میرا

گو فلسفی ہے عقل سے اسکی تلاش میں — جز انبیاء نہ پائے گا ہرگز ہما میرا

قرب و وصال و معرفت و عشق کا ثمر — جنت کے اس نعیم پہ دل ہے فدا میرا

یارب بہ فضل خویش یہ ساغر پلا مجھے — خود منزلِ قریب میں ہو راہنما میرا

تیرے بغیر فضل کے ہر سعی ہیچ ہے — کب کر سکے وہ خلق کرے جو خدا میرا

قدسی بھی دارِ قدس میں داخل نہ ہو سکے
قدوس جب تلک نہ بنے حق نما میرا

وقفِ زندگی کی حقیقت

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے۔ اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے ....

ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے۔ اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں۔ اور نہایت نیستی اور تذلّل سے ان سب حکموں اور حدول اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تمام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوِّ مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں۔ بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں +

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے۔ اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفسِ امارہ کا نقشِ ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے۔ جس سے اپنی تمام قوتوں کیساتھ بھاگ جانا چاہیے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے۔ اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔

اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسّامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے۔ ان کو نفع پہنچا دے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔

مگر یہ للّٰہی وقف محض اس صورت میں اسم بامسمیٰ ہو گی۔ کہ جب تمام اعضا للّٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگ پذیر ہو جائیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں یا ایک مصفا آئینہ ہیں جس میں تمام مرضیات الٰہیہ بصفاء تام عکسی طور پر ظہور پکڑتی رہتی ہیں اور جب اس درجہ کاملہ پر للّٰہی طاعات و خدمات پہنچ جائیں تو اس صبغۃ اللہ کی برکت سے اس وصف کے انسان کے قویٰ اور جوارح کی نسبت وحدت شہودی کے طور پر یہ کہنا صحیح ہوتا ہے کہ مثلاً یہ آنکھیں خدا تعالیٰ کی آنکھیں اور یہ زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور یہ ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ اور یہ کان خدا تعالیٰ کے کان اور یہ پاؤں خدا تعالیٰ کے پاؤں ہیں۔ کیونکہ وہ تمام اعضاء اور قوتیں للّٰہی راہوں میں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے پُر ہو کر اور اس کی خواہشوں کی تصویر بن کر اس لائق ہو جاتی ہیں کہ ان کو اسی کا روپ کہا جاوے۔ وجہ یہ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء پورے طور پر اس کی مرضی اور ارادہ کے تابع ہوتے ہیں ایسا ہی کامل انسان اس درجہ پر پہنچ کر خدا تعالیٰ کی مرضیات و ارادات سے موافقتِ تامّہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت اور مالکیت اور معبودیت اور اس کی ہر یک مرضی اور خواہش کی بات ایسی ہی اس کو پیاری معلوم ہوتی ہے کہ جیسی خود خدا تعالیٰ کو۔ سو یہ عظیم الشان للّٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیتِ تامہ سے بھری ہوئی ہے یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اسلام کا لب لباب ہے جو نفس اور خلق اور ہوا۔ اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔

اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ آیت موصوفہ بالا یعنی بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون سعادتِ تامہ کے تینوں ضروری درجوں یعنی فنا اور بقاء اور لقا کی طرف اشارت کرتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اسلم وجھہٗ للہ کا فقرہ یہ تعلیم کرتا ہے کہ تمام قویٰ اور اعضاء اور جو کچھ اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہیئے اور اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہیئے۔ اور یہ وہی کیفیت ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں فنا ہے وجہ یہ کہ جب انسان نے حسب مفہوم اس آیت ممدوحہ کے اپنا تمام وجود معہ اس کی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیا۔ اور اس کی راہ میں وقف کر دیا اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلی باز آگیا۔ تو بلاشبہ ایک قسم کی موت اس پر طاری ہو گئی۔ اور اسی موت کو اہلِ تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

پھر بعد اس کے وھو محسنٌ کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعدِ فنائے اکمل و اتم و سلب جذباتِ نفسانی۔ الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا۔ اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے پھر ربانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیاتِ ثانی ہے جس کا نام بقاء رکھنا چاہیے۔

پھر بعد اس کے یہ فقرات فلہ اجرہٗ عند ربہ ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ جو اثبات و ایجاب اجر و نفی و سلب خوف و حزن پر دلالت کرتی ہیں یہ حالت لقاء کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جس وقت انسان کے عرفان اور یقین اور توکل اور محبت میں ایسا مرتبہ عالیہ پیدا ہو جائے کہ اس کے خلوص اور ایمان اور وفا کا اجر اس کی نظر میں وہمی اور خیالی اور ظنی نہ رہے۔ بلکہ ایسا یقینی اور قطعی اور مشہود اور مرئی اور محسوس ہو کہ گویا وہ اس کو مل چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جائے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور ہر یک آئندہ کا خوف اس کی نظر سے اٹھ جاوے اور ہر یک گذشتہ اور موجودہ غم کا نام و نشان نہ رہے۔ اور ہر یک روحانی تنعم موجود الوقت نظر آوے۔ تو یہی حالت جو ہر یک قبض اور کدورت سے پاک اور ہر یک دغدغہ اور شک سے محفوظ اور ہر یک دردِ انتظار سے منزہ ہے لقا کے نام سے موسوم ہے اور اسی مرتبہ لقا پر محسن کا لفظ جو آیت میں موجود ہے نہایت صراحت سے دلالت کر رہا ہے۔ کیونکہ احسان حسب تشریح نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی حالتِ کاملہ کا نام ہے کہ جب انسان اپنی پرستش کی حالت میں خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔

اور یہ لقا کا مرتبہ تب سالک کے لئے کامل طور پر متحقق ہوتا ہے کہ جب ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو تمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری اور پوشیدہ کر دیوے جس طرح آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے کہ نظر ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ وہی مقام ہے جس پر پہنچ کر بعض سالکین نے لغزشیں کھائی ہیں اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے۔ اس مقام میں جو اولیاء اللہ پہنچے ہیں یا جن کو اس میں سے کوئی گھونٹ میسر آگیا ہے بعض اہل تصوف نے ان کا نام

اطفال اللہ رکھ دیا ہے اس مناسبت سے کہ وہ لوگ صفات الٰہی کے کنار عاطفت میں بکلی جا پڑے ہیں۔ اور جیسے ایک شخص کا لڑکا اپنے حلیہ اور خط و خال میں کچھ اپنے باپ سے مناسبت رکھتا ہے ویسا ہی ان کو بھی ظلی طور پر بوجہ تخلق باخلاق اللہ صفات جمیلہ سے کچھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے۔ ایسے نام اگرچہ کھلے کھلے طور پر بزبان شرع مستعمل نہیں ہیں۔ مگر درحقیقت عارفوں نے قرآن کریم سے ہی اس کو استنباط کیا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے فاذکروا اللّٰہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ اور ظاہر ہے کہ اگر مجازی طور پر ان الفاظ کا بولنا منہیات شرع سے ہوتا تو خدا تعالیٰ ایسی طرز سے اپنی کلام کو منزہ رکھتا جس سے اس اطلاق کا جواز مستنبط ہو سکتا ہے۔

اور اسی درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں۔ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی۔ اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی۔ مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی۔ اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اسی معجزہ کی طرف اللہ جلشانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ وہ الٰہی طاقت کام کر گئی انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام)

درخواست دعا

میرے بھائی حمید الدین احمد انور عرصہ سے پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بیماری کی تشخیص یہ ہوئی ہے جو Chronic Amebic Dysentry ہے آجکل ٹیکے لگ رہے ہیں جن کی وجہ سے کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھائی جان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ریٹائرڈ کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد راجہ دلاور خان صاحب بعمر ۷۵ سال قضائے الٰہی سے مورخہ ۹-۸-۵۹ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

جملہ جماعت احمدیہ اور صحابہ کرام و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمائیں۔ مرحوم احمدیت کے سچے شیدائی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ نماز تہجد اور صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے اور ہر قسم کے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ مرحوم نے تین لڑکیاں ایک لڑکا اور چار پوتے ایک بیوہ اپنے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں۔

(محمد یوسف چک [illegible] ڈیری فارم براستہ [illegible] ضلع گجرات)

عید کی قربانیوں کے متعلق تحقیقی رسالہ

آجکل عید الاضحیٰ کی قربانیوں کے متعلق پاکستان میں بلکہ بعض بیرونی ممالک میں بھی کافی زور و شور سے بحث جاری ہے اور بعض مسلمان علماء کرام بھی اس مسئلہ میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہیں۔

سو اس مسئلہ کی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر اس موضوع پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا تحریر فرمودہ ایک علمی مضمون رسالہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ مضمون اوائل ۱۹۵۰ء میں الفضل کی متعدد اشاعتوں میں شائع ہوا تھا۔ مگر اب اسے زیادہ مکمل صورت دیکر اور بعض حوالہ جات زیادہ کر کے رسالہ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جو دوست یا جماعتیں اس رسالہ کو خریدنا چاہیں وہ بہت جلد اصلاح و ارشاد ربوہ کو اطلاع دے کر اپنے لئے اس کی مناسب تعداد ریزرو کروا لیں۔ انشاء اللہ اس رسالہ کی اشاعت غیر احمدی اصحاب میں بھی بہت مفید ثابت ہو گی۔ توسیع اشاعت کے خیال سے اس کی قیمت صرف دو آنے فی کاپی مع محصول ڈاک رکھی گئی ہے اور پچاس یا اس سے زیادہ کاپیوں کے خریداروں کو مزید رعایت دی جائے گی۔

رسالہ کا حجم غالباً ۳۶ صفحے ہو گا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں کلرکوں کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف کے مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء تک سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال) کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے لئے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں میں سے ہی آدمی رکھے جائیں گے۔

۱۔ عمر :- ۱۸ سال سے ۲۸ سال تک ہو (بمطابق سرٹیفکیٹ یونیورسٹی)

۲۔ قابلیت :- میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔

۳۔ تنخواہ :- ۵۰/- روپے ماہوار۔ علاوہ مقررہ گرانی الاؤنس (جو ان دنوں ۲۰/- روپے ماہوار ہے۔

۴۔ استقلال :- امتحانی عرصہ ایک سال گذرنے کے بعد استقلال کی صورت میں گریڈ ۵۰-۳-۸۰ دیا جائے گا۔

۵۔ دیگر کوائف :-

ا۔ (۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت۔

ب۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔

ج۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔

د۔ چال چلن، دیانت، اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

ہ۔ متفرق قابل ذکر امور۔

۶۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کے لئے بھی درخواست دینا ضروری ہے

سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال ربوہ)

ہمارا محسن و محبوب آقا

از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب ربوہ

حضرت سیدنا محمود ایدہ الودود ہمارے بہت بڑے محسن ہیں۔ بلکہ آئندہ نسلوں پر بھی حضور کے احسانات حاوی اور ممتد چلے جائیں گے آغاز شباب سے ہی حضور کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ملت اسلامیہ بلکہ ساری نسلِ انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے وقف چلا آتا ہے۔ بالخصوص جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضور کی لاتعداد و لامثال اور لافانی برکات کے زیر احسان ہے۔

ہمارا محبوب و مقدس آقا ہم میں سے ہر ایک کے لئے شفقت اور محبت و ہمدردی کا ایک اتھاہ سمندر ہے۔ جس کی سطح پر محبت و رافت کے دلآویز و خوشنما کنول نظر آتے ہیں۔ اس نے ہماری خاطر محنتِ شاقہ اور جاں گداز قربانیوں کا بوجھ ایک لمبے عرصہ تک اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھا۔

ہمارا مقدس آقا کمزور صحت کے باوجود متواتر و مسلسل ہمیں فلاح و ترقی کے بلند مقام پر لے جانے کے لئے ابتدائے جوانی سے ہی لگاتار اور مسلسل قربانیاں کرتا چلا گیا۔ گویا وہ ہر آن اپنے اوپر ہزاروں موتیں وارد کرتا رہا۔ اور باوجود کمزوریٔ صحت اس کی بے مثال قربانیوں کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا گیا۔

ہر احسان شناس فطرت رکھنے والے احمدی کا دل اس گراں بہا اور عالی مرتبہ شخصیت کے ان گنت احسانات سے تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز رہتا ہے۔ وہ اس حقیقت سے خوب آگاہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی تمام اجتماعی اور انفرادی ترقی ہمارے اس محسن آقا کی جانفشانی کی رہین منت ہے۔

علاوہ اسکے کہ حضور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ بے دریغ قربان کرتے چلے گئے۔ حضور یتامیٰ کے لئے شفیق ماں باپ، بیکس بیوگان کے رحیم و کریم سرپرست اور بے کسوں کے لئے بہترین سہارا بنے رہے۔ اپنی دعاؤں کے ذریعے اور اپنے صائب مشوروں کے ذریعے سے ہمیشہ ہر آڑے وقت پر افراد جماعت کی مدد فرماتے رہے۔ کئی لاعلاج مریض حضور کی دعاؤں سے شفایاب ہوئے۔ ہزاروں نے مصائب و آلام کی قید و بند سے نجات پائی۔ بیسیوں اجڑے ہوئے گھر اس کی دعاؤں سے آباد و شاد کام ہوئے۔ کئی ایک فلاکت زدہ اور پسماندہ اشخاص آج بام عروج پر پہنچے ہوئے ہیں۔ کہ گویا انہیں حضور نے فرش خاک سے اٹھا کر ثریا پر پہنچا دیا۔ یہ ہمارا اولوالعزم سردار احمدیت کے جہاز کو ہولناک طوفانی لہروں اور تھپیڑوں میں سے پوری سلامتی اور خیر و برکت کے ساتھ گذارتا رہا۔ لرزہ خیز مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں میں بے نظیر عزم و جزم اور استقامت و پامردی کے ساتھ ہماری رہنمائی کرتا رہا۔ ہر دفعہ اُن کے ایسے ہی قائدانہ کارناموں کے ساتھ یہ حقیقت ظاہر ہوتی رہی ہفتوں پر ہفتے اور مہینوں پر مہینے ایسے گزر جاتے رہے کہ وہ ملی اور قومی کاموں اور مصروفیتوں کے دوران میں ساری ساری رات بیداری میں گذار دیتا۔ وہ دن کی انتھک مصروفیتوں کے بعد رات کو بھی اکثر ایک دو بجے تک کام کرتا۔ اور پھر رات کی پچھلی سنسان گھڑیوں میں جب کہ ساری دنیا خواب شیریں میں مدہوش پڑی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے شفقت و ہمدردی اور محبت و رفت کے جذبات لئے ہوئے خدائے رحیم و کریم کی بارگاہ عالی میں گریہ زاری کے ساتھ التجائیں کرتا رہا۔ اور اس کی رحمت کو جوش میں لاتا رہا۔ اور اس کے فضلوں کو ہمارے قریب کرتا رہا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے کیسے دلنشیں اور جامع الفاظ میں دعا کی تحریک کے سلسلہ میں ہمارے اس محسن آقا کی اس کیفیت کا نقشہ کھینچا ہے۔

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اسکے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

آج فرزند مسیحائے زماں بیمار ہے
دعوے داران محبت ہو رہے جاگ کہیں

حضور کے کلمات و ارشادات کی بدولت ہمارے اندر عرفان الٰہی کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں۔ دنیا و مافیہا کی محبت ایسی سرد ہونے لگتی ہے۔ کہ دنیا کے تاج و تخت ہماری نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی جگہ مالک ارض و سما کی محبت کے شعلے ہمارے دلوں میں اٹھنے لگتے ہیں۔ پھر حضور ہمارے محبوب ترین آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ ؐ کے احسانات و کمالات اور فیوض و برکات سے ہمیں ایسے رنگ میں متعارف کراتے رہے ہیں کہ ہمارے اندر شہہ لولاکؐ کا وہ عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو دنیا سے مفقود ہے۔ اور آنحضرت صلعم کا نور ساری دُنیا میں پھیلانے اور آپ کا نام بلند کرنے کے لئے ہماری رگ رگ میں جوش و فدائیت کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا یہ مقدس آقا ہزارہا کے تعلیم یافتہ مجمع کو مسلسل و لگاتار سات سات گھنٹے خطاب کرتا اور اپنے کلام سے مسحور کرتا رہا ہے۔ اس کا ایک ایک فقرہ دل کی گہرائی میں اترتا چلا جاتا ہے۔ اور دل کی سرزمین میں ایک پاکیزہ مگر ولولہ انگیز انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے ہر فقرہ پر روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ علوم و معارف کا قلزم بے کنار ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

حضور کی تصانیف و تفاسیر کی صورت میں بھی دینی و دنیوی علوم کا ایک بحرِ مواج ہر اُس احمدی کے سامنے موجود ہے جو علم اور قرآن کریم سے شغف رکھتا ہے اس کے ایک ایک نکتہ علم و عرفان کے مطالعہ پر دل گواہی دیتا ہے۔ کہ

یہ بستان محمدؐ کا ہی شاگرد خاص

ہے۔ جو معرفت کے خزانے لٹا رہا ہے۔ ہاں یہ خدائے رحمان کا تلمیذ خاص ہے جس کے پاکیزہ اور پر معارف کلام کا مطالعہ کرنے پر ایک طرف انسان کے اندر خدا اور اس کے رسول اکمل حضرت محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق کے سوتے کھلنے لگتے ہیں۔ دوسری طرف نہ صرف انسان کے ذہن میں جلا پیدا ہونے لگتی ہے۔ بلکہ اس کا تخیل بلندی پر پرواز کرنے لگتا ہے۔ بار بار یہی خیال آتا ہے کہ ایسے مقدس وجود کی اتنی لمبی اور غیر معمولی علالت کہیں ہماری غفلتوں کوتاہیوں اور بے قدری کی پاداش میں نہ ہو۔ ہم سب کا فرض ہے اور انتہائی اہم فرض ہے کہ ہم نہ صرف درد و سوز اور تضرع و عاجزی کے ساتھ آستانہ الٰہی پر ہر وقت جھکے رہیں بلکہ ہم اپنے نفوس میں اور اپنی عملی زندگی میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے مطابق خارق عادت تبدیلی پیدا کر لیں کہ جس کے نتیجہ میں ہمارا قادر و توانا اور رحیم و کریم خدا ہمارے محسن اور محبوب دینی آقا کو جلد از جلد صحت و توانائی اور لمبی سے لمبی زندگی اور کامرانیوں والی زندگی عطا کرے اور ہماری دعاؤں کو خارق عادت طور پر جلد از جلد شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا

دوسرا سالانہ اجتماع

راولپنڈی ڈویژن کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمقام راولپنڈی ہو رہا ہے۔ جس میں مختلف قسم کے دلچسپ پروگرام اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہو رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں پنڈی ڈویژن کی تمام بڑی بڑی مجالس کی طرف وفود بھجوائے جا رہے ہیں۔ . . . .

- - - - - - پاکستان کی تمام مجالس سے عموماً اور ڈویژن کی مجالس سے خصوصاً استدعا ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندگان بھجوا کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

المعلن: رشید بھٹی ناظم نشر و اشاعت احمد کرنسل کالج کشمیری بازار۔ راولپنڈی

درخواست دعا

مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم اکونٹنٹ دفتر وقف جدید پچھلے دنوں بعارضہ بخار کھانسی بیمار رہے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت آرام ہے۔ لیکن کھانسی پوری طرح نہیں گئی احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالمجید خاں احمد نگر)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

الحمد للہ کہ اس مرتبہ امتحان ناصرات الاحمدیہ میں بڑھ چڑھ کر بچیاں کثرت کے ساتھ شامل ہوئیں امید ہے کہ آئندہ اس سے بھی زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں گی۔ امتحان میں پونے پانچ صد لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے قریباً چار صد کامیاب ہوئیں۔ شامل ہونے والی اکثر بچیاں سات، آٹھ سال کی عمر کی بھی ہیں جن کی شمولیت ہمارے لئے باعث خوشی ہے۔ سات سے دس سال تک کی بچیوں نے اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان دیا۔ اور گیارہ سے پندرہ برس کی لڑکیوں نے اسلام کی دوسری کتاب کے امتحان میں حصہ لیا۔ اول اور دوم آنے والی بچیوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں

اسلام کی پہلی کتاب

اول: سیدہ مریم صبا ربوہ بنت محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور متعلم جماعت ششم ۴۹/۵۰
دوم: طاہرہ از لائلپور ۴۸ سوم: امۃ المنان نصرت ربوہ متعلم جماعت ششم ۴۷

اسلام کی دوسری کتاب

اول: نعیمہ بنت عبدالمجید صاحب صاحب ربوہ ہشتم ۴۹/۵۰ - دوم: نعیمہ صدیق ربوہ ہشتم ۴۸
سوم: زاہدہ منصورہ ۴۷ - (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کراچی

نام	نمبر
امۃ الباسط	۲۵
منورہ جہاں	۳۰
شاہ جہاں بیگم	۲۵
امۃ الوکیل	۲۸
نجمہ آفتاب	۳۲
نسیم فردوس	۳۰
جمیلہ اختر	۳۰
رشیدہ اکرام	۳۲
نغمہ خاتون	۲۸
شکیلہ نسرین	۲۵
نصرت جہاں	۳۰
امۃ الکریم	۳۰
بشرہ طاہرہ	۳۰
ثریا پروین	۲۹
امۃ النصیر	۲۸
راشدہ	۴۰
فہمیدہ	۱۷
ریحانہ نسرین	۴۰
بشرہ ابراہیم صاحب	۳۹
سلمیٰ آفتاب	۳۶
نصرت شاہین	۳۷
نعیمہ احسان	۳۵
فہمیدہ بیگم	۲۰
بشریٰ اختر	۲۰
محسنہ	۲۱
رشیدہ بیگم	۱۹
ناصرہ پروین	۳۸
صادقہ اختر	۳۸
بشریٰ خانم	۲۴
امۃ الودود	۳۷
صدیقہ	۳۹
قیصری خاتون	۲۰
رضیہ خاتون	۳۸
ثریا پروین	۱۸
رفعت جہاں	۳۰

سرگودھا

نام	نمبر
امۃ الرشید طاہرہ	۳۰
طاہرہ تنویر	۲۶
طیبہ نسیم عارف	۳۹
کرامت	۲۴

گوجرانوالہ

نام	نمبر
بشریٰ بیگم	۲۲
ناصرہ صادقہ	۲۵
جمیلہ امجد	۳۸
زرینہ اختر	۳۲
رضیہ سلطانہ	۳۱
نسیم مبارکہ	۳۲
نسیم اختر	۳۶
بشریٰ پروین	۴۶

راولپنڈی

نام	نمبر
ممتازہ بیگم	۴۵
رضیہ سلطانہ	۴۳
صدیقہ بیگم	۱۹
امۃ النصیر ریحانہ	۳۲
منصورہ احمد	۱۷
سلیمہ اختر	۳۳
منصورہ رشید	۳۹
عارفہ بیگم	۲۶
صادقہ کریم	۲۴
ثریا خانم	۲۰
بشارت صادقہ	۲۶
مومنہ منیرہ بیگم	۳۲
امۃ الکریم فرحت	۲۸
امۃ الکریم صدیقہ	۳۵
صفیہ فردوس	۳۲
امۃ الرشید قمر	۳۲
سلیمہ تنویر	۳۰
امۃ الودود	۲۳
امینہ تنویر چغتائی	۳۱
ظفر محمود صالح	۴۶
طاہر محمود	۱۹

لائلپور

نام	نمبر
طلعت باجوہ	۴۴
سیدہ حمید	۴۳
سیدہ مبارکہ	۳۰
سیدہ شاہدہ	۴۴
طاہرہ	۴۸ دوم
شاہدہ	۴۶
ناصرہ باجوہ	۲۵
بشریٰ	۲۳
نسیم بلقیس	۳۳
امۃ المتین	۲۲
شگفتہ خاور	۳۰
امۃ الحی	۱۸
بلقیس اختر	۲۸
ریحانہ	۲۲
سید علی احمد طارق	۲۰
نجمہ سلطانہ	۲۳

چنیوٹ

نام	نمبر
محمودہ بیگم	۱۸
مسرت	۲۹
شاہدہ بیگم	۱۷
رضیہ سلطانہ	۲۴
ثریا ضیا	۳۴
مبارکہ نسیم	۲۸
صفیہ بیگم	۱۸
حلیمہ بیگم	۲۳
ناصرہ نسرین	۲۲

حیدرآباد سندھ

نام	نمبر
بشریٰ شاہین	۳۴
صادقہ ناہید غفار	۳۲
صابرہ غفار	۳۱
جمال آرا خانم	۳۰

لاہور

نام	نمبر
زاہدہ عبدالقادر	۳۵
سلیمہ غلام نبی	۲۰
فرخندہ جبیں	۳۰
نجمہ پروین	۳۰
بشریٰ فردوس	۱۸
ثمر جہاں	۱۷

کوٹ سلطان

نام	نمبر
سہاگ بھری	۳۱
زینت بی بی	۳۰
دھنو جیونی	۳۲

ربوہ

نام	جماعت	نمبر
امۃ الرحمٰن	جماعت ہشتم	۲۱
بشریٰ قمر	"	۴۴
عقیقہ فرزانہ	"	۲۹
امۃ المجیب	"	۲۶
امۃ الرشید	جماعت ہشتم	۳۶
امۃ الحفیظ عابدہ	"	۲۳
دردانہ	"	۴۲
راشدہ ریحانہ	"	۲۱
جمیلہ	"	۲۲
زاہدہ منصورہ	"	۴۷ سوم
امینہ باجوہ	"	۳۱
سکینہ پروین	"	۱۹
امۃ النصیر	"	۲۷
امۃ القیوم	"	۱۷
امۃ الرؤف	"	۱۸
شاہدہ	"	۲۱
حمیدہ	"	۲۲
رضیہ سلطانہ	"	۲۰
مسرت	"	۲۹
نصیرہ قریشی	"	(۴۱
رشیدہ اختر	"	۳۳
امۃ الرشید	"	۱۹
تنویر کوثر	"	۱۷
زکیہ	"	۳۴
شگفتہ صادقہ	"	۳۵
نعیمہ زرد	"	۳۳
مبارکہ	"	۲۶
ماجدہ	"	۲۰
رضیہ شمیم	"	۳۳
طیبہ حمید	"	۱۷
طاہرہ امۃ اللہ	"	۲۸
نسیم اختر	"	۲۴
امۃ الودود	"	۱۸
سعیدہ بیگم	"	۱۸
نصرت	"	۱۸
بشریٰ بیگم	"	۳۴
ممتاز بیگم	"	۳۱
زبیدہ پروین	"	۴۱
مبارکہ پروین	"	۲۵
صادقہ بیگم	"	۲۵
امۃ القیوم	"	۳۱
نعیمہ بشریٰ	"	۳۸
نسرین اختر	"	۱۷
عزیزہ راشدہ	"	۳۱
زکیہ سلطانہ	"	۳۰
بشریٰ جبیں	"	۲۲
محمودہ	"	۳۰
بشریٰ پروین	"	۱۷
نصیرہ قمر	"	۱۷
نسیم اختر	"	۱۹
صادقہ بیگم	"	۲۲
نسیم محمود	"	۱۵
طلعت اشرف	"	۲۶
شمامۃ البشریٰ	"	۱۶
رضیہ سلطانہ	"	۳۶

(باقی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۴۴ میں امۃ القدوس بنت مرزا منصور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا ماہانہ جیب خرچ -/۲۰ روپے ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میری تمام متروکہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ امۃ القدوس بنت مرزا منصور احمد صاحب دارالصدر ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید مسعود احمد دارالصدر

گواہ شد:۔ مرزا ادریس احمد دارالصدر ربوہ ۸/۸/۵۹

نمبر ۱۵۴۴۵:۔ میں ممتاز بیگم زوجہ خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چکوال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن ۱۰ تولہ قیمت -/۱۷۰۰ روپے اور نقد چار صد روپیہ کل میزان مع حق مہر -/۲۱۳۲ روپے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اطلاع اس کی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم محمد اکبر افضل شاہد ولد ماسٹر سراج الدین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم۔

الامۃ:۔ ممتاز بیگم اہلیہ خواجہ محمد شفیع وکیل۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۸/۵۹

گواہ شد:۔ خواجہ محمد شفیع خاوند موصیہ چکوال ضلع جہلم

نمبر ۱۵۴۴۶:۔ میں مسعودہ بیگم زوجہ نذیر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال چکوال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپیہ بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی تقریباً ۵ تولہ قیمت -/۶۵۰ روپیہ ایک عدد مشین سلائی جاپانی جس کی قیمت -/۱۶۰ روپے ہے۔ کل میزان -/۸۱۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد میں اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف نذیر احمد خاوند موصیہ

الامۃ:۔ مسعودہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد

گواہ شد:۔ نذیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت۔ ۹/۵۹

درخواست دعا

۱۔ میرے والد بزرگ سید سلیم شاہ صاحب سابق اکاؤنٹنٹ سندھ جننگ فیکٹری کنری بیمارضہ جگر سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(شیر محمد وہاس کنری سندھ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار محمد توفیق صاحب تالی لکڑی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ چھ سات ماہ سے مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سعید کارکن وکالت مال ربوہ)

نمبر ۱۵۴۴۷ میں عبد الحلیم خاں ولد چوہدری عبد المنان خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۹۷ ج۔ب ڈاکخانہ کالووالہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری ملازمت کی ماہوار آمد -/۹۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرا اور کوئی ذریعہ آمد نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد عبد الحلیم خاں بقلم خود

گواہ شد عبد الرحیم خاں کاٹھ گڑھی اسسٹنٹ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد خاکسار عبد المومن ممبر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

نمبر ۱۵۴۴۸ میں ثمینہ سلطانہ بنت بشیر احمد قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۲ اگست ۳۳ء ساکن قادیان حال چکوال ڈاکخانہ چکوال ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میری آمد اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۸۲ روپے ۸ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط راقم الحروف

ثمینہ سلطانہ بنت چوہدری بشیر احمد باجوہ متصل کشمیر بنک چکوال ضلع جہلم

الامۃ ثمینہ سلطانہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم

نمبر ۱۵۴۴۹ میں خواجہ محمد دین ولد خواجہ کرم دین قوم بٹ کشمیری پیشہ بیکاری عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن گوجرہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں بالکل بیکار ہوں اور گذارہ معاش میرے بچوں کے سپرد ہے مجھے میرے بچے دس روپیہ ماہوار خرچ وغیرہ کے لئے دیتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں کہ ایک روپیہ ماہوار باقاعدہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا انشاء اللہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ حق دار ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد خواجہ محمد دین ولد خواجہ کرم دین متصل مسجد احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

گواہ شد خلیل احمد بٹ پسر خواجہ محمد دین متصل مسجد احمدیہ گوجرہ۔

گواہ شد: بقلم خود محمد شریف ٹیلیفون دفتر گوجرہ موصی نمبر ۳۴۳۷

نمبر ۱۵۴۵۱ میں سید عبد السلام ولد سید فاضل شاہ قوم سید بخاری پیشہ تبلیغ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کھیوڑہ ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بذریعہ وقف جدید معلم مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

فقط المرقوم سید عبد السلام ولد سید فاضل شاہ حال کھیوڑہ ضلع جہلم

العبد عبد السلام معلم وقف جدید محلہ منگل حسین کھیوڑہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال کھیوڑہ ضلع جہلم

گواہ شد احمد الدین ولد ایم عبد الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھیوڑہ ضلع جہلم

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

قائد اعظمؒ کے اصولوں پر تعمیر پاکستان کے عہد کی تجدید کریں

"بابائے قوم پاکستان کو ایک جمہوری مملکت بنانا چاہتے تھے"

کراچی ۱۱ ستمبر۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے قائد اعظمؒ کے یوم وفات پر قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظمؒ کے بتائے ہوئے اصولوں پر تعمیر پاکستان کے مقدس کام کی تکمیل کے عہد کی تجدید کریں تاکہ ہم امن ترقی اور فارغ البالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں۔

خاتون پاکستان نے کہا ہے "قائد اعظمؒ پاکستان کو ایک ایسی جمہوری مملکت بنانا چاہتے تھے۔ جہاں سماجی انصاف۔ اخوت مساوات امن اور ترقی کا دور دورہ ہو اور جہاں ہر شہری کو عقیدہ۔ تقریر اور اجتماع کی آزادی ہو اور جہاں احتیاج اور خوف وخطر ختم ہو کر رہ جائیں"۔۔۔ خاتون پاکستان نے عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ موجودہ مشکلات سے دل برداشتہ نہ ہوں۔

خاتون پاکستان نے اپنے پیغام میں اس زمانہ کی یاد دلائی ہے جب کہ قائد اعظمؒ نے شدید مخالفت کے طوفان کا مقابلہ کر کے ایک مظلوم قوم کو آزادی کی جنگ میں فتح و نصرت سے ہمکنار کیا پیغام میں کہا گیا ہے کہ گو قائد اعظمؒ کو وفات پائے دس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن ان کے کارنامے اور الفاظ اب بھی قوم میں زندگی کی نئی روح پھونکنے کا ذریعہ ہیں۔

خاتون پاکستان نے کہا ہے "قائد اعظمؒ ایک آئیڈیالوجی اور نظریہ کے علمبردار تھے ان کی جدوجہد محض زمین کے ایک ٹکڑے کے لئے نہیں تھی وہ اپنی قوم کو آزادی دلا کر نئی مملکت میں اس نظریہ کو جامہ عمل پہنانا چاہتے تھے۔ جب تک قائد اعظمؒ کے بتلائے ہوئے نظریات میں ہمارا ایمان باقی ہے ہمارے دلوں میں قائد اعظمؒ کی پھونکی ہوئی روح اور ان کی تعلیمات زندہ رہیں گی۔ لہٰذا اب تک ہم جن نامساعد حالات سے گزر رہے ہیں۔ ان کے باوجود ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے مجھے یقین ہے کہ قائد اعظمؒ نے ہمارے لئے جو منزل مقصود متعین کی تھی قوم کی نگاہیں اس پر ہمیشہ مرکوز رہیں گی

تاجروں سے وزیر خزانہ کی اپیل

کراچی ۱۱ ستمبر مسٹر شعیب وزیر خزانہ پاکستان نے تاجروں اور صنعت کاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے منافع کا ایک حصہ سماجی بہبود کے کاموں اور تحقیقات کے لئے وقف کیا کریں۔ تاکہ اس سے ایک طرف صنعت۔ تجارت اور دوسری طرف قوم کو پورا فائدہ پہنچے۔

وزیر خزانہ کل کراچی میں تاجروں اور صنعت کاروں کے ایک غیر رسمی اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ریسرچ کی ترقی صنعتی ترقی کیلئے بے حد ضروری ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں صنعت و تجارت کے منافع کا ایک بڑا حصہ ریسرچ کی ترقی کے لئے وقف کیا جاتا ہے لیکن پاکستان صنعت کار اور تاجر اس اہم فریضہ سے بالکل غافل ہیں اور انہوں نے اس مقصد کے لئے اپنے منافع کا کوئی حصہ وقف نہیں کیا اگر پاکستان میں ریسرچ کا کام شروع کیا جائے تو اس کی وجہ سے افرادی طاقت خام مال حتیٰ کہ مشینری کا بہتر استعمال ہو سکے گا آپ نے اظہار افسوس کیا کہ پاکستان کے صنعت کاران فرائض سے آگاہ نہیں جو قوم کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ صنعت کار ایسے منصوبے شروع کر سکتے ہیں جن کی مدد سے سماجی بہبود کے کئی کام چلنا شروع ہو جائیں۔ دوسری طرف وہ اپنے ملازموں کو ٹیکنیکل تربیت دے سکتے ہیں اور یہ کام انفرادی طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اجتماعی طور پر بھی۔ آپ نے صنعت کاروں کو یقین دلایا کہ حکومت ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹوں کے قیام میں ان کی پوری مدد کریگی۔ آپ نے صنعت کاروں کو یاد دلایا کہ سماجی بہبود پر صرف ہونیوالی رقوم پر انکم ٹیکس کی رعایت دی جاتی ہے اور ریسرچ پر صرف ہونے والے روپے پر تو کوئی ٹیکس نہیں لیا جاتا۔

نیویارک ۱۱ ستمبر پاکستان نے حفاظتی کونسل کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی ہے کہ بھارت نے اپنی سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن کا دائرہ عمل مقبوضہ کشمیر تک بڑھا دیا ہے اور اس کی یہ کارروائی اقوام متحدہ کے بنیادی اصولوں اور کشمیر سے متعلق حفاظتی کونسل کی قراردادوں کے صریحاً منافی ہے جن کا واضح طور پر مقصد یہ ہے کہ کشمیر کا آخری فیصلہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے ہوگا

پنڈت نہرو کا بیان بقیہ صفحہ اول

میں تصادم کیوجہ سے دونوں کا مستقبل تاریک ہو جائیگا پنڈت نہرو نے کہا کہ دھڑے بندیوں سے الگ تھلگ رہنے کی پالیسی چند اصولوں پر مبنی ہے۔ اگر ہر ملک ان اصولوں کی پابندی نہ کرے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اصول برے ہیں نہ ہی اس کی وجہ سے پالیسی میں رد و بدل کرنے کی وجہ جواز پیدا ہو سکتی ہے آپ نے کہا کہ بھارت کی پالیسی ایک چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم ہے جو اب بھی امن عامہ کا یقین دلاتی ہے۔ لہٰذا جنگ کے آغاز کے لئے "عملاً" یا "نظراً" کوئی وجہ موجود نہیں۔ پنڈت نہرو بڑے تحمل سے تقریر کر رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں کوئی تحریری یادداشت نہ تھی۔

قانونی اصلاحات کے کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کر دی

ملکی ترقی میں یہ رپورٹ سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے (صدر ایوب)

کراچی ۱۱ ستمبر قانون کمیشن کے صدر مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے کل صبح اپنی رپورٹ صدر جنرل محمد ایوب خاں کی خدمت میں پیش کر دی۔ صدر نے اس رپورٹ کو ملک کی ترقی کے لئے ایک اور سنگ میل قرار دیا۔ اور کمیشن کے ارکان کی عرق ریزی اور محنت شاقہ کی داد دی۔

یہ کمیشن پچھلے سال نومبر میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کے فیصلہ طلب امور بڑے وسیع تھے کمیشن کا صرف یہی کام نہ تھا کہ وہ ضابطہ دیوانی اور ضابطہ فوجداری میں ایسا رد و بدل کرے جس کی وجہ سے عوام جلد انصاف حاصل کریں۔ اور اس کے لئے انہیں زیادہ اخراجات بھی صرف کرنے پڑیں۔ بلکہ اس کے فرائض میں موجودہ عدالتوں کی ہیئت ترکیبی پر غور کرنا بھی شامل تھا۔ تاکہ انصاف کو عوام کے قریب تر لایا جا سکے کمیشن کو اس سوال پر بھی سوچ بچار کرنا تھا کہ جج کے فرائض کی ادائیگی کے لئے کونسی صفات کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عدالتوں میں پریکٹس کرنے والوں کے لئے تعلیم کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔

ڈیڑھ کروڑ قرضہ جاری کرنے کا فیصلہ

ڈھاکہ ۱۱ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت مشرقی پاکستان نے ساڑھے چار فیصد سالانہ شرح سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا قرضہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو پانچ سال میں یعنی بائیس ستمبر ۱۹۶۴ء کو واجب الادا ہوگا۔ حکومت اس قرض کو صوبے کی ترقیاتی سکیموں پر صرف کرے گی۔ یہ قرض برابر قیمت پر جاری کیا جائے گا۔ یعنی سو روپے کے عوض سو روپے کی رسید دی جائے گی۔ سود سال میں دو دفعہ یعنی ۲۲ مارچ اور ۲۲ ستمبر کو ادا کیا جائے گا۔

ساٹھ زمینداروں کے وارنٹ گرفتاری

جھنگ ۱۱ ستمبر۔ ضلع جھنگ کے ساٹھ زمینداروں کے خلاف کافی عرصہ سے زرعی ٹیکس اور مالیہ ادا نہ کرنے پر وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں۔ جن زمینداروں کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں سید عابد حسین سابق صوبائی وزیر کے ایک رشتہ دار سید وارث شاہ بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان زمینداروں کے خلاف ایک طویل عرصہ سے لاکھوں روپے کا مالیہ اور زرعی ٹیکس واجب الادا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے عزیزم ظہور احمد بی ایس سی کا ایک محکمانہ امتحان ۱۵ ستمبر کو ہونا ہے جس پر اس کی ترقی اور مستقلی کا دارومدار ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں

۲۔ میری بیوی عرصہ ۹ سال سے بیمار ہے تشنج کے ساتھ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

۳۔ خاکسار کے داماد چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب بخیریت ۲۵ اگست کو لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہاں آنا ہر طرح مبارک کرے۔

(کیپٹن محمد حسین چیمہ از لنڈن)